



CAA مخالف احتجاج: CPJ کے ذریعہ جاری کردہ صحافیوں کی حفاظت کے لیے رہنما اصول

دسمبر 2019 میں متنازعہ شہریت ترمیمی قانون (CAA) لائے جانے کے بعد سے ہی پورے ملک میں احتجاج اور مظاہرے ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے دہلی کے کئی علاقوں میں تشدد بھڑک اٹھی ہے جس میں کم از کم 14 لوگ مارے جا چکے ہیں اور 150 سے بھی زیادہ زخمی ہیں۔ نئی دہلی کے کچھ علاقوں میں دفعہ 144 نافذ کر دی گئی ہے جس کے تحت کسی ایک جگہ پر چار یا اس سے زیادہ لوگ جمع نہیں ہو سکتے ہیں۔

اس قانون کے خلاف مہم شروع ہونے کے بعد سے ہی پولیس نے احتجاج کاروں کے ساتھ مارپیٹ کی ہے۔ رپورٹوں کے مطابق پولیس نے ان پر لاٹھی چارج کیا ہے اور ان کے خلاف ربر کی گولیوں نیز آنسو گیس کا استعمال کرنے کے علاوہ کئی موقعوں پر ان پر گولیاں بھی چلائی ہیں۔ بدلے میں احتجاج کاروں کے ذریعہ ٹائر جلائے گئے ہیں۔ پٹرول بم اور پتھر پھینکے گئے ہیں اور کئی گھروں اور گاڑیوں میں آگ زنی کی گئی ہے۔

کئی موقعوں پر پولیس احتجاج کاروں اور صحافیوں کی حفاظت کرنے میں ناکام ثابت ہوئی ہے۔ اسی طرح سے پولیس میں شامل کچھ لوگوں نے شہریت قانون کے حامیوں کو قانون کے مخالفین پر حملہ کرنے کے لیے اکسایا بھی ہے۔ کچھ صحافیوں کو اپنے موبائل سے فوٹو اور ویڈیو ڈیلیٹ کرنے کے لیے مجبور کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ان کی گزشتہ رپورٹوں کی وجہ سے انہیں خاص طور پر نشانہ بنایا گیا ہے۔ ایسا ہی ایک واقعہ اردو اخبار 'سیاست' کے رپورٹر محمد مبشر الدین کے ساتھ پیش آیا جن کو فروری میں ایک احتجاج کی رپورٹنگ کرتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اس واقعے کی [خبر سی پی جے](#) نے شائع کی تھی۔

موجودہ وقت میں احتجاج اور تشدد کی رو سے حساس علاقوں میں نئی دہلی کے موج پور، چاند باغ، اشوک نگر، یمنادہار، کردم پوری، گوتم پوری، جعفر آباد، دیال پور، بھجن پورہ، مصطفیٰ آباد اور سیلم پور شامل ہیں۔

اس کے علاوہ اور بھی دوسرے ایسے شہر ہیں جہاں اس قانون کے خلاف احتجاج ہو رہے ہیں اور ان میں چنئی (تامل ناڈو)، بھوپال (مدھیہ پردیش)، اگر تلا (تری پورہ)، حیدرآباد (تلنگانہ)، گوہاٹی (آسام)، الہ آباد اور لکھنؤ (اتر پردیش)، احمد آباد (گجرات)، کولکاتا اور مرشد آباد (مغربی بنگال)، بنگلور اور منگلور (کرناٹک)، ممبئی (مہاراشٹر) پٹنہ (بہار) اور چنڈی گڑھ (پنجاب) شامل ہیں۔

شہریت قانون مخالف احتجاج کی رپورٹنگ کرنے والے صحافی نیچے دی گئی باتوں کا خیال رکھیں

- یہ بات دھیان میں رکھیں کہ آئے دن یہ احتجاج فرقہ وارانہ روپ لیتے جا رہے ہیں۔ لہذا اس کام کے لیے اسٹاف منتخب کرتے وقت یہ بات ذہن میں ضرور رکھیں۔ کسی دوسرے مذہب کے شخص کو احتجاج کاروں کے ساتھ پریشانی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے اور اس پر حملہ بھی ہو سکتا ہے۔
- جب آپ جائے احتجاج پر موجود ہوں تو ہر وقت حالات سے پوری طرح باخبر رہیں اور ممکنہ بھگدڑ کے اندیشوں سے محتاط رہیں۔ تشدد کے خطرے سے بچنے کے لیے کسی اونچی جگہ سے رپورٹنگ کرنے کو ترجیح دیں جیسے کسی عمارت کی چھت یا بالکنی۔ بھیڑ کے ارد گرد رہیں اور ایمر جنسی کی صورت میں وہاں سے باہر نکلنے کا راستہ ضرور معلوم کر لیں۔
- ممکن ہو تو کسی ایسے شخص کو اپنے ساتھ رکھیں جو وہاں حالات کا پتہ لگائے اور اس سے آپ کو باخبر رکھے۔ ایسا کرنا بہتر اس لیے ہے کیونکہ کئی مرتبہ پولیس صحافیوں کی حفاظت کرنے میں ناکام ثابت ہوئی ہے۔
- لوگوں کی بڑی بھیڑ کے درمیان جنسی استحصال کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لیے صحافیوں کو اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ کام کرنا چاہیے اور ان کے پاس ایسے ذرائع مہیا ہونے چاہیے جس کے ذریعے خطرے کے وقت وہ اپنی پریشانی ظاہر کر سکیں اور اس کی روشنی میں انہیں فوری مدد پہنچایا جاسکے۔ اندھیرا ہونے کے بعد کام کرنا خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس سے بچنا چاہیے۔ اس کے بارے میں مزید جانکاری کے لیے سی پی جے کے ذریعہ تیار شدہ [solo reporting advice](#) ملاحظہ کریں۔
- اپنے تمام سفر کی منصوبہ بندی پہلے سے ہی کر لیں اور ایک ہنگامی منصوبہ تیار رکھیں۔ احتجاج کاروں کے ذریعہ چکھ جام کیے جانے اور اسی طرح میٹرو بند کیے جانے کی وجہ سے آمدورفت متاثر ہو سکتی ہے۔
- ہندوستان میں سیٹلائٹ فون رکھنا غیر قانونی ہے۔ واضح رہے کہ کئی غیر ملکی شہری سیٹلائٹ فون لانے کی کوشش کرتے ہوئے گرفتار ہو چکے ہیں۔

• ہندوستان میں ڈرون استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ تو اگر آپ ڈرون استعمال کرنے جا رہے ہوں لیکن اگر آپ کا ڈرون 'منی کیٹیگری' میں سرفہرست نہیں ہوں تو آپ اپنے پاس اپنے ڈرون کا یونیک آئیڈنٹیفیکیشن نمبر ضرور رکھیں۔ مزید جانکاری کے لیے [یہاں کلک کریں](#)۔

• آگ زنی کے خطرے سے محتاط رہیں ہیں خاص طور سے اس وقت جب آپ احتجاجی خیموں سے یا اس کے پاس سے رپورٹنگ کر رہے ہوں۔

• ضروری سپرورک وقت پر کرپورا کر لیں۔ خیال رہے کہ آسام جیسے علاقوں میں جانے کے لیے ایک صحافی کو اضافی اجازت نامے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح سے ہندوستان کے کچھ دوسرے علاقوں میں جانے کے لیے بھی 'پروٹیکٹڈ ایریا پرمٹ' کی ضرورت ہوتی ہے۔

• اگر ہندوستان کے بالائی علاقوں میں جا کر رپورٹنگ کرنی ہو تو وہاں کے نئے ماحول میں ڈھلنے کی اپنی اہلیت کا اندازہ کر لیں اور اپنے آپ کو زیادہ پریشانی میں ڈالنے سے بچیں۔ اس سے متعلق مزید رہنمائی کے لیے [یہاں پر کلک کریں](#)۔

• پولیس اور احتجاج کاروں کے ذریعے انجام دیے گئے پر تشدد واقعات کو دیکھتے ہوئے آپ اپنے ساتھ ذاتی حفاظت کے سامان بھی رکھ سکتے ہیں۔

• ایئرپورٹ، برج اور فوجی ٹھکانوں جیسی حساس جگہوں کی تصویر یا ویڈیو نہ بنائیں۔

• صحافیوں کو ڈیجیٹل سیکورٹی کے خطروں سے بھی باخبر رہنا چاہیے۔ اپنے احساس مٹیریل اور میسجز کا مسلسل بیک اپ لے کر انہیں ڈیلیٹ کرتے رہیں اور کہیں سفر پر جانے سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ آپ کے ڈیجیٹل ڈیوائسز (موبائل اور لیپ ٹاپ وغیرہ) پوری طرح سے محفوظ ہیں۔ ملک سے باہر جانے سے پہلے پہلے یہ یقینی بنائیں کہ آپ کے تمام ڈیوائسز سے ممکنہ وائرس ہٹائے جا چکے ہیں۔ سی پی جے کے ذریعہ تیار شدہ [Digital Safety Kit](#) میں ایسے طریقے بتائے گئے ہیں جن کی روشنی میں آپ اپنی کو اور اپنی ٹیم کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ [Safety Kit](#) میں ایسی بنیادی جانکاریاں موجود ہیں جنہیں پڑھ کر صحافی یہ معلوم کر سکتے ہیں جسمانی، ذہنی اور ڈیجیٹل تحفظ کے لیے کون کون سے ذرائع اور طریقے کام آسکتے ہیں۔ ساتھ ہی اس میں داخلی انتشار (civil unrest) کی رپورٹنگ کرنے سے متعلق رہنمائی بھی فراہم کی گئی ہے۔ اگر آپ کو تعاون کی ضرورت ہو تو emergencies@cpj.org کے ذریعہ آپ سی پی جے سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

